www.khanqah.in

Visit us at: www.khanqah.in

ہفتہ وار

مبلغ

اشاعت کا چودھواں سال
14th year of Publication

The Weekly **MUBALLIG**
Srinagar Kashmir

سرینگر کشمیر

قیمت صرف 3 روپے

22 فروری 2013ء جمعۃ المبارک مطابق 11 ربیع ثانیؒ ۱۴۳۴ھ جلد نمبر: 14 شمارہ نمبر: 07

حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ چھِ فرماوان:

ہا ہے ہانگ نارِ زَن دزَن
گنبد نہٕ وَزان وَن وَن گتھ
سوزن اِشارٕ اَکُے بۄزَن
کوٚزَن نہٕ بوزان دملہٕ ہتھ

نفس کی آگ شعلوں کی طرح بھڑکتی ہے اور ادھر ایک سخت دِل اور قسی القلب حق بات سُنتا نہیں کیونکہ نفس نے زیر کرلیا ہے، دانا آدمی محض اشاروں ہی سے حق کی بات سمجھ سکتا ہے لیکن نفس پرست بے وقوف کے سامنے اگر ڈھول بھی پیٹا جائے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

دُنیا کے انقلاب میں مسلمانوں کا طرزِ عمل

مولانا مفتی انور علی صاحب۔ مفتی دارالعلوم مئو

دنیا انقلابات کی جگہ ہے نہ کوئی ملک ایک حال پر رہتا ہے، نہ کوئی قوم۔ یورپ کی اقوام نے مسلمانوں سے سائنسی علوم سیکھے، پھر سترہویں صدی عیسوی میں یورپ میں سائنسی انقلاب آیا، اس کے نتیجہ میں یورپین ممالک نے عسکری اور صنعتی میدان میں اتنی زبردست ترقی حاصل کی، کہ ساری دنیا ان کی محتاج ہوگئی، ان کی مصنوعات اور ایجادات نے چہار دانگ عالم میں اپنا لوہا منوایا، دنیا بھر کی دولت سمیٹنا ان کے لئے آسان ہوگیا۔ علامہ اقبال نے بیسویں صدی کے آغاز میں جب یورپ کو دیکھا تو یہ کہہ بیٹھے ؎

فردوس جو تیرا ہے کسی نے نہیں دیکھا
افرنگ کا ہر ایک قریہ ہے فردوس کی مانند

یورپ نے ترقی کا ایک لمبا سفر طے کیا، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا سب نے اس کی غلامی کی۔ پھر بڑی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد ان براعظموں نے آزادی کے دن دیکھے، لیکن آج اسی یورپ کے اکثر ممالک اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں، یونان دیوالیہ ہوگیا، ان کی مشترکہ کرنسی یورو فیل ہورہی ہے جرمنی کو چھوڑ کر ہر ملک کی مصنوعات عالمی منڈی میں پچھڑتی جارہی ہیں، قدرت کے قانون سے بغاوت کرنے کی وجہ سے یورپ کے اکثر ملکوں میں جوان کم اور بوڑھے زیادہ ہیں، بلکہ حسن کمال نے "راشٹریہ سہارا" میں اپنے ایک مضمون میں یہاں تک لکھدیا کہ یورپ میں مردوں میں قوت تولید اور عورت میں قوت وضع حمل ختم ہورہی ہے اور یورپ مر رہا ہے، ابھی چند دنوں پہلے ہمارے وزیراعظم منموہن سنگھ یورپ کے دورہ پر گئے تھے تو انھوں نے یورپی یونین کو اقتصادی بحران سے نکالنے کیلئے دس ارب ڈالر کی امداد کا اعلان کیا۔

دوسری طرف دیکھا جائے تو مسلم ممالک بھی بڑے سیاسی انقلاب سے دوچار ہیں۔ تیونس، مصر، لیبیا کے حکمران اپنی غیر منصفانہ پالیسیوں کی بنا پر کنارے لگادیئے گئے۔ لیبیا کے صدر معمر قذافی مارے گئے، مصر کے صدر حسنی مبارک جیل میں ہیں۔ مصر میں انتخابات ہوئے، اسلام پسند پارٹیوں کو فتح ہوئی لیکن فوج نے پارلیامنٹ کو تحلیل کرنے کا اعلان کردیا، پھر صدارتی انتخاب ہوا، حسنی مبارک کے قریبی دوست شفیق کے مقابلہ میں اخوان المسلمین کے امیدوار محمد مرسی فتحیاب ہوئے، فوج کے کمانڈر طنطاوی اس انتخاب کا نتیجہ سنانے میں کافی ٹال مٹول کررہے تھے، لیکن عوامی دباؤ سے مجبور ہوکر انھیں اعلان کرنا پڑا۔ محمد مرسی اور اخوان المسلمین کی کامیابی سے اسرائیل کو بڑی مایوسی ہے لیکن مسلمانان عالم کا بڑا طبقہ اس سے بڑا خوش نظر آتا ہے۔

مصر کے صدر ڈاکٹر محمد مرسی انشاء اللہ ایک حوصلہ مند باہمت مخلص مسلمان ثابت ہونگے، اللہ تعالیٰ انھیں اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں، اپنی کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوتے ہی انھوں نے پارلیامنٹ کو بحال کرنے کا اعلان کردیا، پھر اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے بعد فوج کے سربراہ طنطاوی کو ان کے عہدہ سے ریٹائرڈ کردیا اور چند دنوں کے بعد فوج کے ستر دوسرے جرنلوں کو ہٹادیا، اس طرح حسنی مبارک کی باقی ماندہ ٹیم جو امریکہ اور اسرائیل کی حامی تھی اور پس پردہ اسلام پسندوں کے خلاف سازش میں مصروف تھی، اس کی طاقت کمزور ہوگئی، پھر اپنے ملک کی اقتصادی حالت مضبوط کرنے کے لئے ایک بڑے وفد کے ساتھ چین کا دورہ کیا، اور متعدد تجارتی معاہدے پر دستخط کئے۔ ایران میں ہونے والی ناوابستہ کانفرنس میں انتہائی جرأت مندانہ بیانات دیئے۔

رمضان المبارک میں آسام اور برما میں بڑے اندوہناک واقعات پیش آئے، سی ڈی پر جو تصاویر آئیں ان کو دیکھ کر ساری دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ شاہ عبداللہ نے مسلم ممالک کی میٹنگ طلب کی، اور اقوام متحدہ کے ذریعہ مسلمانوں کے قتل عام کی تحقیق کا مطالبہ کیا۔ تحقیق کرنے والی ٹیم نے برمی حکومت کو مسلمانوں کے قتل عام کا ذمہ دار قرار دیا۔ ترکی کا ایک اعلیٰ سطحی وفد برما پہونچا، وفد میں وزیر خارجہ کے علاوہ وزیراعظم طیب اردگان کی بیوی بھی شامل تھیں، وہ مظلوم مسلمانوں سے ملکر اور ان کا حال زار سنکر رونے لگیں، اس وفد نے مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھے اور ان کے آنسو پونچھے، اور ایک وافر مقدار میں امداد بھی دی۔ شام میں اب بھی خونریزی جاری ہے بڑی جانیں ضائع ہوئیں لیکن مسئلہ کا پائدار حل نہیں نکل رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ موجودہ حالات مسلمانوں سے کیا مطالبہ کر رہے ہیں، اس کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اللہ کی کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ قرآن کی ایک آیت ہے تلک الایام ندا ولها بین الناس (سورۃ آل عمران) "ہم لوگوں کے درمیان زمانہ الٹتے پلٹتے رہتے ہیں"، یعنی نہ کسی قوم کا عروج ہمیشہ رہتا ہے اور نہ زوال۔

دوسری آیت ہے: ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیروا مابانفسهم و اذا اراد الله بقوم سوءً فلا مرد له ومالهم من دونه من وال (سورۃ رعد) "واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ لوگ اپنی حالت کو نہیں بدل دیتے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جب وہ اپنی صلاحیت میں خلل ڈالنے لگتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عقوبت و مصیبت تجویز کی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا تجویز کرلیتا ہے تو پھر اس کے ہٹنے کی کوئی صورت نہیں، اور ایسے وقت میں خدا کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا" اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے: ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولكن الله ذو فضل على العالمين (سورہ بقرہ) "اگر اللہ تعالیٰ بعض انسانوں کو بعض کے ذریعہ نہ کچل دیتے تو یقیناً زمین برباد ہوجاتی، لیکن اللہ تبارک تعالیٰ سارے عالم پر بڑے احسان کرنے والے ہیں۔

قرآن پاک کی ان آیات میں غور کیجئے، آپ کو قوموں کے عروج و زوال کی بنیاد معلوم ہوجائے گی، یورپ اور امریکہ کو سب سے زیادہ بیر اور عداوت اسلام اور مسلمانوں سے ہے، اسی دشمنی نے ماضی میں برطانیہ اور روس کو تباہ کیا اور امریکہ اپنے حلیف یورپین ممالک کے ساتھ تباہی کی راہ پر ہے، امریکہ میں فوج کی نصابی کتابوں میں یہ مضمون شامل ہے کہ ضرورت پڑنے پر ہم مکہ اور مدینہ کو بھی تباہ کرسکتے ہیں، افغانستان اور عراق کو تباہ کرنے کے بعد ابھی ان کے حوصلے پست نہیں ہوئے ہیں، بلکہ مسلمانوں کے مرکز کی بربادی بھی ان کے پروگرام کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حج کی آیت میں کیسی دل کو چھونے والی بات کہی ہے:

لولا دفع الله الناس .... وامروا بالمعروف و نهوا عن المنكر (سورہ حج) "اگر اللہ تعالیٰ بعض انسانوں کو بعض کے ذریعہ نہ کچل دیتے تو کلیسا، گرجا اور خانقاہیں ڈھادیئے جاتے اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں خوب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا ان لوگوں کی جو اللہ کی مدد کریں گے، بیشک اللہ زبردست ہے زور والا، وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں قدرت دیدیں تو وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، بھلائیوں کا حکم کریں اور برائیوں سے روکیں۔"

اللہ رب العزت نے اس آیت میں مغرور اور مفسد قوموں کے زوال کی وجہ بھی واضح کردی اور اہل ایمان//

بقیہ صفحہ 5 پر......

ضروری گذارش: محترم قارئین کرام! یہ اَخبار عام اخباروں کی طرح نہیں، اسلئے اس کا اَدب واحترام ہمیشہ قارئین پر واجب ہے۔ مدیر

www.khanqah.in

ظاہری وباطنی بدترین حالات کا علاج

موت کی یاد اور فکرِ آخرت 3

ابوحمزہ۔استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم،اکل کوا

کیوں کہ اے عبداللہ! کیا خبر ہے کل کو تمہارا کیا نام ہوگا یعنی زندہ ہوگا یا مردہ؟ جس شے کے آنے کا کوئی وقت مقرر نہیں اس کی فکر تو ہر وقت ہونی چاہئے۔پس اپنی امیدوں پر خاک ڈالو اور آرزوؤں کے بڑھنے نہ دو۔خدا جانے گھنٹہ بھر بعد کیا ہوتا ہے''۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سو دینار میں دو مہینہ کے وعدہ پر ایک کنیز خریدی۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اسامہ کی حالت پر تعجب کرو کہ زندگی کا بھروسہ ایک دن کا بھی نہیں اور دو مہینہ کے وعدہ پر کنیز خریدی ہے یہی طول امل ہے،خدا کی قسم ہے کہ میں نوالہ منہ میں رکھتا ہوں اور یقین نہیں کرتا کہ حلق سے نیچے اترے گا؟ ممکن ہے کہ نوالہ کے کھاتے ہی اچھو پڑ جائے، پھندا لگ جائے اور دم نکل جائے۔لوگو! اگر تمہیں عقل ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ جو کچھ وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور جو آنے والا ہے وہ بہت قریب ہے،اگر تم کو جنت میں داخل ہونے کی خواہش ہو تو دنیا کی لاطائل امیدوں کو کم کرو اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھو اور اللہ سے شرماؤ جیسا کہ شرمانے کا حق ہے ان شاءاللہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

ہر چیز ختم ہو جاتی ہے.....اہل خانہ کچھ روز روئے پھر بھول گئے.....لوگ قبر میں دفن کر کے واپس آئے اور وہ انکی جوتیوں کی آہٹ سن رہا تھا وہ اکیلا رہا۔

ذرا غور کیجئے اگر بالفرض موت سے زندگی میں واپس ممکن ہوتی تو کیا خواہش ہوتی؟.....سگریٹ؟.....کیبل؟.....گانے؟.....بے پردگی؟..... یا.....اللہ کی فرمانبرداری اور اس کی عبادت و بندگی؟.....ذرا اپنے جی میں سوچئے کہ قبر میں جب ہم سے ہمارے اعمال کے متعلق سوال ہوگا تو کیا جواب دیں گے۔گانے؟.....فلمیں؟..... نا جائز تعلقات؟.....حرام کمائی؟.....یا نمازیں اور اعمال؟.....نصیحت کے لئے تو موت ہی کافی ہے۔

مراقبہ موت

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
بہر سر افگندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
نفس و شیطاں ہیں خنجر در بغل
وار ہونے کو ہے اے غافل ذرا! سنبھل
آ نہ جائے دیں و ایمان میں خلل
باز آ ، ہاں باز آ ، اے بدعمل
ہو رہی عمر مثل برف کم
چپکے چپکے ، رفتہ رفتہ ، دم بدم
سانس ہے ایک رہرِ وِ ملکِ عدم
دفعتاً ایک روز جائے گا تھم
آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ ایک دن کھاک ڈالی جائے گی
عیش کر غافل نہ تو آرام کر
ما ل حاصل کر نہ پیدا نام کر
یاد حق دنیا میں صبح شام کر
جس لئے آیا ہے تو وہ کام کر
دارِ فانی کی سجاوٹ پر نہ جا
نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا
انہ قد فاز فوزا من نجا
ترک اب ساری فضولیات کر
یوں نہ ضائع تو اپنے اوقات کر
رہ نہ غافل یاد حق دن رات کر
ذکر و فکر ہاذم الذات کر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاں ہے تماشہ نہیں ہے
زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا
ملوک و حضور و خداوند کیا کیا
دکھائے گا تو زور چند کیا کیا
اجل نے پچھاڑے تنومند کیا کیا

آخرت کی فکر:

موت کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر بھی ضروی بلکہ لازم ہے اور آخرت کی فکر یہ ہے کہ مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے اور دنیوی زندگی کا حساب، اللہ کے حضور جانا، پھر یا جنت میں یا جہنم میں جانا ہے،لہٰذا یہ فکر کرنا کے جہنم سے نجات اور جنت کا حصول ممکن ہو جائے صحابہ اور اولیاء بکثرت فکر آخرت سے کانپ اٹھتے تھے کیوں کہ اصل زندگی وہی ہے، مگر کسی کو پتہ نہیں کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔

(جاری)

تاریخی کالم

نبی کریم ﷺ کے اَجداد......1

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سلسلہ نسب عبداللہ بن عدنان تک معلوم اور مستند ہے، مگر عدنان سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام تک اس میں مختلف آراء ہیں، اس سلسلے میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا کہ نسب بیان کرنے والوں نے غلط بیانی کی ہے، حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹوں میں سے قیدار کی اولاد حجاز میں آباد ہوئی، اور بہت پھیلی۔حضرت اسماعیل علیہ السّلام سے لے کر عدنان تک چالیس پشتیں بیان کی جاتی ہیں، عدنان سے لے کر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تک سلسلہ نسب کی شخصیتوں کے مختصر احوال درج ذیل ہیں:

عدنان: یہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے کعبہ کو چمڑے کا غلاب پہنایا، عدنان، عدن (قیام کرنا) سے ماخوذ ہے، یوں عدنان کے معنی ہوئے، قیام کرنے والا، یہ چھٹی صدی قبل مسیح میں بخت نصر کے ہم عصر تھے۔

معد: اس نام کے معنی ''طاقتور'' کے ہیں۔بخت نصر کے دَور میں ان کی عمر 12 سال تھی۔بخت نصر نے جب عرب پر حملہ کیا تو اس نے معد کو قتل کرنا چاہا مگر اس کے لشکر میں شامل ایک نبی کے یہ کہنے پر چھوڑ دیا کہ ''اس کی اولاد میں نبوت ہوگی۔''

نزار: معنی ہیں، ''یگانۂ روزگار'' ان کی پیدائش کے وقت معد نے ان کی آنکھوں میں نبوت کی روشنی دیکھی، اس لئے انہیں یہ نام دیا۔

مُضَر: جو بھی انہیں دیکھتا تھا ان کی خوبصورتی سے متاثر ہوتا۔ان کے سفید رنگ کی وجہ سے یہ نام پڑ گیا، جو کہ مضیر ہ سے ماخوذ ہے، اور ''مضیر ہ'' کے معنی ہیں، ''سفید دودھ''۔

الیاس: معنی ہیں، شجاع۔جب یہ جوان ہوئے تو انہوں نے بنو اسماعیل کو دوبارہ اسماعیل علیہ السّلام کے طریقے پر کاربند کیا۔اہل عرب ان کی حکمت ودانائی کی تعریف کرتے تھے۔

مُدرِکہ: بلاذری اور شاطبی کے بقول ان کا اصل نام عمرو تھا۔مدرکہ کے معنی ہیں ''پالنے والا''۔ایک سفر میں انہوں نے جنگلی خرگوش سے ڈر کر بھاگے ہوئے گمشدہ اونٹ پا لیے تھے۔

خُزیمہ: یہ ''خزمہ'' کی تصغیر ہے جس کے معنی ہیں کھجور کی طرح کا درخت جس کے پتوں سے ٹوکریاں بنتی ہیں، خزیمہ اعلیٰ اخلاق والے تھے اور ملّت ابراہیمی پر فوت ہوئے۔

کِنانہ: اس کے معنی ہیں ''ترکش'' اور کنانہ ترکش کی طرح اپنی قوم کیلئے پردہ اور مامن تھے۔یہ بہت معزز اور علم وفضل والے تھے جس کی وجہ سے اہل عرب ان سے رجوع کرتے تھے۔ ان سے خواب میں پوچھا گیا کہ جاہ وحشمت ''تعمیرات اور مال ومتاع میں سے کون سی چیز چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ''تمام چیزیں، اے ربّ!'' یوں یہ تمام اوصاف قریش کو ودیعت ہوئے۔

نَضر: ان کے چہرے کی نضرت (تروتازگی) اور خوبصورتی کے باعث ان کا یہ نام پڑا۔ایک قول کے مطابق اُنہی کا لقب قریش تھا۔

مَالِک: ان کی کنیت ابوحارث اور ان کی والدہ عاتکہ تھیں۔ان کا مشہور قول ہے: ''اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خوبصورت چہرے اپنے عیبوں کو چھپا لیتے ہیں۔جب ان کے عیب ظاہر ہو جائیں تو پھر ان کی صورت پر نہ جاؤ۔''

فِہر: معنی ہیں ''ہتھیلی کے برابر پتھر'' ان کی کنیت ابوغالب تھی، ایک قول کے مطابق فہر ہی کا لقب قریش تھا۔قرش ایک سمندری حیوان (غالباً وھیل) کا نام ہے، جو تمام بحری حیوانات پر غالب رہتا ہے، یوں قوت وطاقت کے وصف کی بنا پر ان کا نام قریش (طاقتور) پڑ گیا،بعض کہتے ہیں کہ ان کی ماں نے ان کا نام قریش رکھا تھا جب کہ فہر ان کا لقب تھا۔ (جاری)

www.khanqah.in

ہفتہ وار
مبلغ
سرینگر کشمیر

22 فروری 2013ء جمعۃ المبارک

اُمت مسلمہ کیلئے لمحہ فکریہ......!!!

ارتداد اور اسلام سے پھر جانے کے چھوٹے بڑے واقعات آئے دن سننے کو ملتے ہیں، سبھی سنتے ہیں اور سن کر گذر جاتے ہیں، تھوڑی دیر افسوس کر لیتے ہیں، دو چار تبصرے کر دیتے ہیں پھر بات آئی گئی ہو جاتی ہے، لیکن اس انداز کی خبروں پر چپکی سادھ لینا، یا خاموشی اختیار کر لینا دین میں مداہنت ہے اور نہایت غیر محمود بات ہے۔

پوری امت اسلامیہ کے لیے ایک لمحۂ فکریہ، سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ آج اغیار ہمارے دین اور اسلام پر کس کس انداز سے نقب زنی کرتے ہیں، ہمارے مسلم بھائیوں کو کس طرح اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں اور ہمیں احساس تک نہیں ہے، امت اسلامیہ کا ہر فرد ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے ایمان و اسلام کی حفاظت کو جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور ہر ممکن انداز سے غیروں کے دام ہمرنگ زمین سے بچتا ہے اور اپنے مسلم بھائیوں کو ان سے آگاہ کرتا رہے۔

اسلام محض رسومات بندگی کا ایک طریقہ کار نہیں ہے بلکہ ایک ایسا نظام زندگی ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں فطری رہنمائی کرتا ہے، البتہ مذہب اسلام اپنے تمام احکامات میں اپنے ماننے والوں سے مکمل خود سپردگی اور کامل اتباع چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان'' اے اہل ایمان اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ تا کہ احکامات اسلامی کا پورا پورا اتباع کرو اور اغیار کے بتائے ہوئے اور بنائے ہوئے طریقوں کی پیروی نہ کرو، اور صرف یہ تعلیم محض نہیں ہے بلکہ محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے پوری دنیا کے لیے اسوہ اور نمونہ چھوڑا ہے۔

آج کے جدید دور میں اسلام سے متصادم جتنے بھی نظریات اور افکار وجود میں آتے ہیں سب کو اسی پیمانے اور معیار سے جانچنے کی ضرورت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں یا آپ کے برگزیدہ اصحاب کی سیرت سے اس کا کوئی میل ہے یا نہیں، اگر نہیں ہے تو پھر وہ تمام نظریات وعقائد اپنی تمام تر خوشنمائی اور بہتری کے باوجود اہل اسلام کے لیے بیکار، فرسودہ اور قابل نفریں ہیں۔

جواھر القرآن

سورۂ نوح آیت: ۱۱-۹

3

واقعہ: حضرت حسن بصری کی خدمت میں ایک شخص آیا، اس نے خشک سالی اور پیداوار کم ہونے کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کہ استغفار پڑھو!۔ ایک دوسرا شخص آیا اس نے فقر وفاقہ اور گزر بسر کی تنگی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کہ استغفار پڑھو! ایک تیسرا شخص آیا، اس نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی، آپ نے اس سے بھی یہی فرمایا: کہ استغفار پڑھو!۔ ربیع بن صبیح جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے عرض کیا: کہ مختلف آدمی، مختلف شکایتیں، ضرورتیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سب کو ایک ہی علاج بتاتے رہے ہیں کہ استغفار پڑھو! استغفار پڑھو!،،۔

اتاک رجال یشکون ابوابا و یسئلونک انواعا فأمرتھم کلھم با لاستغفار.(روح البیان ۱۰ ۱۷۷)

آپ نے جواب میں سورہ نوح کی مذکورہ آیات تلاوت فرمائیں، جس کا مطلب تھا کہ تمام مشکلات کا حل اور سب پریشانیوں کا علاج استغفار ہے۔

دوسروں کے لئے بھی استغفار: آدمی جس طرح اپنے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اسی طرح دوسرے حضرات کے لئے بھی استغفار کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگنی چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے استغفار کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، چونکہ اس شخص نے تمام مؤمنین اور تمام مؤمنات کے لئے دعاء مغفرت کی ہے، تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے نامۂ اعمال میں، تمام مؤمنین اور تمام مؤمنات کی تعداد کے برابر، ہر ایک کی طرف سے، ایک ایک نیکی لکھواتے ہیں۔ اللہ اکبر! کتنا بڑا اجر ہے، دنیا میں جو زندہ مؤمنین موجود ہیں انہیں کی تعداد سو کروڑ سے زائد بتاتے ہیں اور جو گزر گئے وہ تو بے شمار ہیں۔ (بیان الدعاء/ ۴۷)

استغفار کی برکتیں:

(۱) استغفار مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے۔
(۲) رزق وروزی کی فراخی اور وسعت کا ذریعہ ہے۔
(۳) بندہ کے نامۂ اعمال کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے (یطھر صحیفة العبد من الاخطاء)
(۴) ایک دفعہ کے استغفار سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (یکفر اللہ بھا عشرۃ ذنوب)
(۵) دل سے غفلت کو دور کرتا ہے۔ (ینظف القلب من الغفلة)
(۶) گناہوں کی وجہ سے دل پر لگے میل کچیل کو دور کرتا ہے۔ (و یجلوہ)
(۷) اللہ کی قربت اور اس کی مناجات کا سبب ہے۔
(۸) توبہ کی قبولیت کا سبب ہے۔

فرمودِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شام کی دُعائیں

۱۹۔ یہ دُعا دس مرتبہ پڑھے۔ اگر کاہلی کا شکار ہو تو ایک بار ضرور پڑھ لے:

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْرٌ''

(ابوداؤد: ۵۰۵۵، ابن ماجہ حدیث: ۳۸۶۷، احمد: ۴/ ۶۰، صحیح الترغیب والترہیب: ۱/ ۲۷۰)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت اور اسی کی ہی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

۱۹۔ جو شخص ایک سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سو نیکیاں اسکے نام لکھی جائیں گی اور اسکے ایک سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اور ان الفاظ کی برکت سے اس دِن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئیگا تاہم اگر کوئی شخص اسکے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہے (تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے)۔

''لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْرٌ''

(بخاری حدیث: ۲۳۹۳، مسلم حدیث: ۲۶۹۱)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت اور اسی کی ہی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

۲۱۔ یہ دُعا صبح تین مرتبہ پڑھے:

''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ''

میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی، اس کی تعریفوں کے ساتھ اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر اور (وہ مقدار جس سے) وہ اپنی ذات کیلئے راضی ہو جائے اور اس عرش کے دِن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

جامع الکمالات حضرت شیخ یعقوب صاحب صرفی عاصمی گنائی۔رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ الاولیاء- 3

مفتی محمد اسحاق نازکی صاحب

....

جب آپؒ وارد کشمیر ہوئے تو اس زمانے میں خود وادی کے مسلمانان اہل سنت و جماعت ایک اور ظالم و جابر رافضی حکمران یعقوب خان کے ہاتھوں سخت پریشان تھے آنجناب نے مشن اولیاء کے خطوط پر اہل اسلام کے عقائد واعتماد کی حفاظت کیلئے جان توڑ کوششیں کی اپنے تمام مسترشدین اور فیض یافتہ گان کو تن من دھن کے ساتھ دعوتی بنیادوں پر کام کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ خود حکمران سے ملے دوسروں سے بھی نصیحت کروائی مگر سنگ دل حکمران ٹس سے مس نہیں ہوا تو آنجناب نے آخری حربے کے طور پر اکبر شاہ کو کشمیر اپنی تحویل میں لینے کا مشورہ دیا جس کو اس نے قبول کیا اس طرح اس ظالم حکمران سے مسلمانوں کو نجات ملی۔الحمدللہ

یہ حکمران یوسف شاہ چک کا فرزند ناخلف تھا اہل سنت کا بدترین معاند، نشیلی ادویات کا عادی تھا، قاضی زمان حضرت قاضی موسیٰؒ کو اس نے شہید کرڈالا تھا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

الغرض ایران صغیر وایران کبیر میں حضرت اللہ جلّ مجدہٗ نے آپؒ سے ایسی خدمت کی کہ مسلمانانِ اہل سنت و جماعت آخری دم تک آپ کے زیر بار احسان رہیں گے۔ جزاہ اللہ وجمیع العلماء والاولیاء خیر الجزاء واحسن الجزاء۔

بہر حال وادی میں امن واَمان کی فضا بنی، مشن اولیاء کا ایک مربوط و مستحکم سلسلہ قائم ہوا، حضرت اپنے خلفاء سے مرتے دم تک دعوت الی اللہ کے کام کرنے کا معاہدہ لیتے تھے ؎

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جن کو خبردار

پھر چند سال گذرنے کے بعد دوبارہ عازم سفر حرمین شریفین ہوئے اس دوران قدرے طویل قیام فرمایا یہاں کے اہل علم حضرات کے ہاں جاکر تفسیر وحدیث، فقہ وکلام اور تصوف واخلاق کا گہرا مطالعہ فرمایا پھر واپسی پر کافی قیمتی اور نادر کتابیں اپنے ساتھ لاکر وادی میں تشریف لائے ؎

درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن

واپسی پہ کا یہ سفر دہلی سے ہوتا ہوا طے ہوا، یہاں عام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ سے ملاقات ہوئی جو آپؒ کی علمی گہرائی وگیرائی اور عرفانی رسوخ سے کافی متاثر تھے، آپؒ نے یہاں قیام فرمایا تو حضرت مجدد صاحبؒ نے اس کو نعت غیر مترقبہ سمجھ کر کافی استفادہ کیا اس طرح حضرت شیخ نے انھیں سلسلہ کبرویہ میں داخل فرمایا انھیں تمام سلسلوں میں مجاز بیعت بنادیا۔بقولِ دانائے راز ؎

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اَسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی ٔ احرار

ان تمام متنوع مشغولیات کے باوصف جہاں حضرت صرفی صاحبؒ بڑے صاحب بیان تھے وہاں پختہ کار صاحب قلم بھی تھے، تحریر وتقریر کے علاوہ نثر ونظم اور اَدب پر کافی گہری نظر تھی چنانچہ آپؒ نے نثر ونظم میں بزبان فارسی وعربی کئی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، مثلاً تفسیر میں مطلب الطالبین، حدیث میں حاشیہ بخاری مع تشریحات ثلاثیات بخاری، سیرت میں مغازی النبی، تصوف میں کنز الجواہر، پنج گنج اور مقامات مرشد، فقہ میں مناسک الحج، اصول میں توضیح وتلویح کے حاشیہ کے علاوہ اپنا مرتب دیوان یعنی دیوان صرفی شرح رباعیات اور مجموعہ نعوت ومناقب مگر یہ ساری کتابیں غالباً اَب نایاب ہیں۔ واللہ اعلم

حضرت شیخ کے چھ بھائی تھے۔(۱) شیخ کمالؒ۔(۲) شیخ محمد شریف۔(۳) شیخ نوروزؒ۔(۴) شیخ محمدؒ۔(۵) شیخ ابراہیمؒ۔اور (۶) شیخ حیدرؒ۔یہ سارے حضرات بھی بڑے عالم وعارف تھے۔رحمہم اللہ اجمعین۔

بالآخر کشمیر کا یہ عظیم بطل جلیل، عالم نبیل اور داعی کبیر اپنی حیات مستعار کے پچھتر سال گذار کر ۱۲/ذی قعدہ کو شب جمعرات کے تیسرے پہر سن۱۰۰۳ھ میں آرام وراحت کی نیند ہو گیا۔

مشہور فارسی شاعر شائق نے دربار صرفی میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے ؎

زشیخ حسن بود ایں خوش نسب
زداعیان کشمیر بودش لقب
گنائی لقب داشت ایں عاصمی
کشادہ خدائش درمحرمی
گنائی ست دانا بعرف دیار
بہ عثمان گنائی شداویار غار

میں صحابہؓ کے ترانے نہ سناؤں کیوں،
کون لوگ تھے نہ لوگو یہ بتاؤں کیوں؟
اُن کے پیار میں نہ مرجاؤں کیوں
وہ حضورؐ کے غلام سنّی قوم کے امام
نعرہ گلی گلی نہ لگاؤں کیوں
جیسے سچے میرے آقا سرکارؐ ہے
ایسے سچے سارے مدنی کے یار ہیں
وہ ایمان کے مدار میرے یار ہیں
میں صحابہؓ کے دفاع میں اس سیدھی سچی راہ میں
جان تک نہ نثار کر جاؤں کیوں
میں صحابہؓ کے ترانے نہ سناؤں کیوں،
کون لوگ تھے نہ لوگو یہ بتاؤں کیوں؟
ابوبکرؓ صدیق ہے عتیق ہے
اور اول خلیفہ تا عقیق ہے
وہ تو آج بھی حضورؐ کا رفیق ہے
اُسے بھونکے جو لعین کالا کافر بے دین
بھائی اُس کو میں اپنا بناؤں کیوں؟
میں صحابہ کے ترانے نہ سناؤں کیوں

جمعیت علمائے ہند کا وزیر اعظم اور سونیا کو مکتوب۔گورو کی پھانسی انصاف کی خلاف ورزی

نئی دلّی//جمعیۃ علماء ہند جنرل سیکریٹری مولانا محمود مدنی نے افضل گورو کو پھانسی دیئے جانے کے انداز اور طریقے پر سوالات اُٹھاتے ہوئے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اور یو پی اے چیئرپرسن سونیا گاندھی کو خط لکھ کر سخت احتجاج درج کرایا ہے، انہوں نے اس سلسلے میں ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات اور کشمکش سے آگاہ کرتے ہوئے دوہرے کردار اور انصاف کے قائم شدہ معیار کی سنگین خلاف ورزی کی سخت مذمت کی، مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ جس سماج کے اجتماعی جذبے کو مطمئن کرنے کیلئے افضل گورو کو پھانسی دی گئی وہی سماج آج پھانسی دینے کے انداز اور طریقے سے مایوس ہے، اسکا بین ثبوت یہ ہے کہ صدر جمہوریہ ہند کے نام ادیبوں، قانون کے ماہرین، صحافیوں اور سماجی کارکنان پر مشتمل دوسو معروف افراد جو سماج کے اجتماعی جذبے کے اَساس ہیں، نے خط لکھ کر اپنی شدید ناراضی اور دُکھ کا اظہار کیا ہے، درحقیقت ملک کے قانون دانوں اور پروسیکیوٹر، عدالتی حکام نے اسکی مذمت کرتے ہوئے قانونی طور سے نادرست ان نکات کو نشان زد کیا ہے، جو دہشت گردی اور تشدد کے مرتکبین کے سلسلے میں صفر رواداری اور رحم نہ کرنے کے اجتماعی فکری تشکیل کی مکمل خلاف ورزی ہے، خاص طور سے انصاف کے نفاذ میں عاملہ کی جانب سے انصاف کے قائم شدہ معیار کی سنگین خلاف ورزی، بڑی عیاری اور چالاکی سے خاندان تک اطلاع نہ پہنچا کر معتوب قیدی کو آئین کے ضروری تقاضوں کی تکمیل کے مقصد سے واجب قانونی چارہ جوئی سے محروم رکھنا، جلد بازی اور رازدارانہ طریقے سے پھانسی کا عمل، آخری خواہش سے محروم کرنا اور پسماندگان کو آخری مذہبی رسومات سے باز رکھنا، کشمیر کو مکمل یرغمال بنانا اور اسکے تمام شہریوں کی آزادی کو سلب کرنا، ایسے الزامات ہیں اسے آپ کے قد کے رہنما نظر انداز نہیں کرسکتے ،مولانا مدنی نے سونیا گاندھی کو ارسال کردہ خط میں لکھا کہ انسانی حقوق اور شہری آزادی کے تیئں آپ کی حساسیت کے دوست ودُشمن دونوں معترف ہیں، آنجہانی وزیر اعظم راجیو گاندھی کے قاتلوں کیلیے سزائے موت کی تبدیلی کی آہنی وکالت جو عظیم انسانی جذبے کی بنیاد پر آپ کی جانب سے کی گئی اب وہ ایک دوہرے معیار کی علامت اور خاص طبقے کے خلاف تفریق کے طور پر دیکھی جانے لگی ہے ''دہشت گرد چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ان کے تیئں کسی بھی درجے میں ہمدردی رکھنے کیخلاف ہونے کے باوجود میں اپنا حقیقی جذبہ اور ردّ عمل آپ تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں، ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس اقدام کی وجہ سے دہشت گردی کے خلاف ہماری جدوجہد اور کشمیر اور کشمیری عوام کے درمیان خلا پاٹنے کی کوشش کو کاری ضرب پہنچی ہے، ہم نے اپنے انسانیت دوست وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اور انصاف اور برابری کی علم بردار محترمہ سونیا گاندھی پر یقین کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف پوری طاقت سے آواز بلندی کی اور کشمیری بھائیوں اور بہنوں کو انصاف دلانے کیلئے اقدام کیا، لیکن اس مرحلے پر پھانسی کے اس افسوسناک طریقے نے ہماری جدوجہد کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا ہے، جسکے نتیجے میں ہمیں مستقبل قریب میں//

بقیہ صفحہ 5 پر......

SAMEER & CO
Deals with:
PLY WOOD, HARDWARE,
PAINTS ETC
ایک بار آزمائیے
بار بار تشریف لائیے
....
H.O: K.P. ROAD ISLAMABAD
Contact No's:9419040053

www.khanqah.in

www.khanqah.in

آپ کے پوچھے گئے دینی سوالات

سوال: انسانی احترام کیلئے تو یہ ضروری ہے کہ انسان جب فوت ہوجائے تو اس کو جلدی سے کفن دفن کی اہتمام کیا جائے، لیکن تدفین کا طریقہ شریعت اسلامیہ میں مسلک احناف میں کیا ہے؟ اور نعش قبر میں کس طرح اُتاری جائے؟

رفیق احمد شاہ۔بٹہ پورہ پانپور

جواب: وباللہ التوفیق۔ ''انسانی احترام'' اسلام کا ایک اساسی اُصول ہے یہ احترام جسے اس نے زندگی میں قدم قدم پر قائم رکھا ہے، موت کے بعد بھی اس کا پورا پورا لحاظ کیا گیا ہے، موت کے بعد کمال احترام اور ستر و پوشش کی پوری پوری رعایت کے ساتھ غسل دینے کا حکم ہے، غسل کے بعد سفید اور نئے یا کسی بھی اچھے اور صاف ستھرے کپڑوں کے کفن پہناتے ہیں، پھر احباب واقارب اور عام مسلمان جنازہ اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر آگے بڑھتے ہیں اور اپنے متوفی بھائی کیلئے زیر لب استغفار بھی کرتے جاتے ہیں، احترام کے ساتھ سامنے جنازہ رکھا جاتا ہے اور بچوں، بڑوں، چھوٹوں، بوڑوں اور جوانوں کی صفیں لگتی ہیں جو دست بستہ خدا سے اپنے اس بھائی کی مغفرت اور فلاح آخرت کیلئے دُعا گو ہیں، اَب اگلی منزل قبر کی ہے، اسی شان واکرام واحترام کے ساتھ اہل ایمان کا قافلہ مسافر آخرت کو قبر تک لے جاتا ہے ہاتھوں ہاتھ قبر میں اُتارتا ہے اور جس خاک سے پیدا ہوا ہے اسی کی آغوش میں چھوڑ آتا ہے، قدم قدم پر یہ خیال ہے کہ حرکت زیادہ نہ وو، شور وشغب نہ ہو، بے پردگی نہ ہو، کوئی ایسا فعل نہ ہو جس سے زندگی میں آدمی کو اذیت ہوتی ہے، غور کیجئے! زندگی کے مصاحب کو آخرت کے سفر پر روانہ کرنے کا یہ کس قدر پاکیزہ، احترام آمیز، موٴقر اور توقیر آدمیت سے ہم آہنگ طریقہ ہے!

قرآن کہتا ہے کہ یہی 'دفن' فطری طریقہ ہے جو دو کوؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے پہلے ''ہابیل'' کیلئے انسانیت کے پہل قاتل ''قابیل'' کو سمجھایا تھا، لاشوں کو جلانا انسانی حرمت کے مغائر ہے، اس میں کپڑے پہلے جل جاتے ہیں اور مرنے والا شخص بے لباس ہوجاتا ہے اس سے تعفن اور اس تعفن کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، ماحول آلودہ ہوتا ہے، اسی لئے مذاہب وروحانیت کے داعیوں نے ہمیشہ سے یہی طریقہ اختیار کیا ہے، بنی اسرائیل کے انبیاء کی قبر میں جابجا بائبل میں مذکور ہیں، ہندو مذہب کے موجودہ متبعین گو لاشوں کو نذر آتش کرتے ہیں، لیکن ان کے ہاں بھی سنیاسی دفن کئے جاتے ہیں اور شنکر آچاریوں کی جائے بغیر تدفین عمل میں آتی ہے، یہ اس بات کی شہادت ہے کہ یہ بھی تدفین کے طریقہ کو اعلیٰ بہتر جانتے ہیں...... کہا جاتا ہے کہ تدفین کے اس طریقہ زمین کا فضول صرفہ ہوتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے تو نہ معلوم مستقبل میں کس قدر حصہ زمین زندوں کے ہاتھ سے نکل کر ان مردوں کے ہاتھ چلا جائے؟ مگر یہ محض اسلامی تعلیمات سے بے خبری اور ناآگہی کا نتیجہ ہے، اسلام کا نقطہ نظر ہے کہ قبریں نہ پختہ کی جائیں اور نہ ان پر عمارت تعمیر کی جائے، جب قبر میں مدفون پہلی لاش بوسیدہ ہوجائے تو اسی قبر میں دوسرے مردہ کو دفن کیا جائے، اس ہدایت پر عمل ہو تو ایک محدود قبرستان بڑی بڑی آبادیوں کیلئے کفایت کر جائے ''جنت البقیع'' اس کی مثال ہے، ۱۴ سو برس سے زیادہ عرصہ سے کتنے ہی اللہ کے بندوں کو اس نے اپنی آغوش میں جگہ دی ہے اور آج تک کفایت کرتی جاتی ہے۔ واللہ یہدی الحق۔

دفن کس طرح کیا جائے؟ اس سلسلہ میں بعض نکات پر فقہاء کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مردہ کو اول قبر سے قبلہ کی طرف لایا جائے اور پھر قبلہ کی سمت سے قبر کے اندر اُتارا جائیے۔ (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۸) کاسانیؒ نے نقل کیا ہے کہ اسی طرح آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اُتارا تھا۔ (ایضاً) امام ترمذیؒ نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جانب قبلہ سے ایک صحابی کو قبر میں اُتارا۔ (سنن ترمذی: ۱/ ۲۰۴، باب ماجاء فی الدفن باللیل) تاہم اس روایت میں حجاج بن ارطاۃ ہیں جن کی روایت کو بہت سے محدثین قبول نہیں کرتے۔ (نصب الرایہ: ۲/ ۳۰۰) حنفیہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قیاس اور دین کا عمومی مزاج بھی یہی کہتا ہے کہ قبر میں جاتے ہوئے وہ قبلہ کی طرف جا کر آئے، نیز ابراہیم نخعیؒ سے منقول ہے کہ مدینہ کے لوگ ابتداء اسیطرح دفن کیا کرتے تھے بعد لوگوں نے پاؤں کی طرف سے سرکا کر لے جانے کا عمل شروع کردیا۔ (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۹) ناقلین نے حضرت علیؓ کی طرف بھی اس رائے کی نسبت کی ہے۔ (المغنی: ۲/ ۱۸۷)

تدفین کے احکام ومسائل - 1

از: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔مدظلہ العالی

شوافع، حنابلہ اور اکثر فقہاء کا خیال ہے کہ مردہ کو قبر کی پائتی کی طرف رکھا جائے اور پھر سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے، جب مردہ کا سر قبر کے سرہانے کے مقابل آجائے تو اندر اُتار دیا جائے، اسی طریقہ کو ''سل'' کہا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ خود آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اسی طرح قبر میں اُتارا گیا تھا۔ (مسند الامام الشافعیؒ حدیث: ۵۹۸) اصحاب رسول عبداللہ بن عمرؓ، انس بن مالکؓ، اور عبداللہ بن یزید خطمیؒ سے بھی تدفین کے اسی طریقہ کی فضیلت نقل کی گئی ہے۔ (شرح مہذب: ۵/ ۱۹۴) گو بعض صحابہ سے آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تدفین کی بابت بھی وہی طریقہ نقل کیا گیا ہے جس کو حنفیہ نے ترجیح دی ہے، مگر وہ ایک تو سند کے اعتبار سے بھی درجہ صحت کو نہیں پہنچتی، دوسرے چوں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر اطہر حجرہ عائشہ میں دیوار قبلہ سے عین متصل واقع ہے، اسلئے از روئے درایت بھی اس کی تصدیق نہیں ہوتی، البتہ اس بات میں وزن ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سمت قبلہ سے تدفین میں دِقت تھی اور یہ صحابہ کا عمل تھا، جب کہ حنفیہ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے وہ خود آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فعل کو ظاہر کرتا ہے جس کا زیادہ قابل عمل اور لائق اتباع ہونا ظاہر ہے۔

تاہم یہ اختلاف محض استحباب وافضلیت کا ہے اور چنداں اہم نہیں، امام احمدؒ سے منقول ہے کہ ''سل'' کی صورت بہت ہے اس لئے کہ اس میں زیادہ آسانی ہے، اگر دوسرے طریقہ میں زیادہ آسانی ہو تو وہی مستحب ہے۔ (المغنی: ۲/ ۱۸۷) بلکہ امام مالکؒ نے تو کسی طریقہ خاص کو ترجیح ہی نہیں دی اور کہا کہ دونوں ہی طریقے برابر ہیں۔ (شرح مہذب: ۵/ ۱۹۴)

تدفین کی دُعاء: مردہ کو قبر میں داخل کرتے ہوئے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا معمول مبارک یہ پڑھنے کا تھا: ''بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم'' (ترمذی: ۱/ ۲۰۲) ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حکم سے ہم اس کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ملت پر دفن کرتے ہیں۔''

امام ترمذی نے نقل کیا ہے کہ بعض راوی ''ملۃ'' کی جگہ ''سنۃ'' کا لفظ نقل کرتے، صحاح ستہ میں امام ابوداوٴدؒ نے بھی 'سنۃ' کا (ابن ماجہ: ۱/ ۱۸۴) اور ابن ماجہ نے ''ملۃ'' (ابوداوٴد: ۲/ ۴۵۶) کا لفظ نقل کیا ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے چوں کہ یہی فقرہ منقول ہے، اس لئے اتنے ہی پر اکتفا بہتر ہے، یوں اس پر موقع وحال کے مناسب کسی لفظ کے اضافہ میں بھی قباحت نہیں، چنانچہ سعید بن مسیّبؒ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین میں شریک ہوئے تو فرمایا: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ۔ (المغنی: ۲/ ۱۸۸)

دفن کے متعلق متفرق ضروری مسائل:

☆ قبر میں مردہ کے ساتھ تدفین کی غرض سے کتنے لوگ اتریں، اس سلسلہ میں طاق عدد کی کوئی اہمیت نہیں، کہ خود جسد اطہر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تدفین میں چار صحابہ کا قبر میں اُتارنا منقول ہے، (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۹) نہ کسی خاص تعداد کی تحدید ہے، حسب ضرورت لوگ اُتر سکتے ہیں۔ (المغنی: ۲/ ۱۸۸) (جاری)

بقیہ: صفحہ اوّل سے آگے..........

کے وہ اوصاف بھی بیان فرمادیئے جن کی بناپر وہ اللہ کی مدد کے مستحق ہوسکتے ہیں اور پستی سے اٹھ کر ایسی فسادی قوموں کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے سروسامانی کے عالم میں اپنے کام کا آغاز کیا پھر اللہ تعالیٰ نے چند سالوں میں آپ کو فتح ونصرت عطا فرمائی اور بڑے بڑے دشمن آپؐ کے سامنے سرنگوں ہوگئے، اپنا کام پورا کر کے آپؐ چلے گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے خلفاء کے ذریعہ دنیا کی سپر پاور طاقتوں کو اسلام کے قدموں میں ڈالدیا، اور ایران اور روم فتح ہوئے اور دنیا کے بڑے حصے پر اسلامی جھنڈا لہرا گیا، یہ سارا کام اللہ کی مدد سے ہوا، اس وقت بھی اگر مسلمان حوصلہ سے کام لیں، وقت کے تقاضوں کو پورا کریں تو دنیا بالکل انقلاب کے دہانے پر ہے، مغرب پسپا ہورہا ہے اور مشرق اٹھ رہا ہے، مسلمانوں کو اپنے سرحدی اور مسلکی اختلافات سے اوپر اٹھ کر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے اور یہی کامیابی کی بنیاد ہے۔ دنیا دار الاسباب ہے۔ آج وہی قوم دنیا میں سر بلند ہوگی جس کے پاس علم اور اتحاد کی طاقت ہو، عسکری میدان میں بھی وہ وقت کے تقاضوں کو پورا کرے۔ دشمنوں نے اپنی مصلحتوں کے تحت ہمیں تقسیم کیا ہے ورنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر کے ماتحت رہنے کی ہمیں تعلیم دی ہے، ایسی قوم جس کے پاس اللہ کی کتاب اور نبی کا اسوہ موجود ہو، اسکی سر بلندی کے لئے ان دونوں چیزوں کی رہنمائی اور اس کے مطابق عمل سب سے بڑی چیز ہے۔

بقیہ: جمعیۃ علماء ہند......

دہشت گردی کا خوف نظر آرہا ہے، ''مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص عدالت عظمیٰ اور صدر جمہوریہ کو ملامت نہیں کرسکتا، کیونکہ ان کا فیصلہ اور حکم واجب العمل ہے، لیکن غلط طریقے سے فیصلے کو نافذ کرنا اور قانون کے جائز مرحلے کو روکنے کیلئے چالاکی کا مظاہرہ کرنا معزز عدالت کی اسی قدر توہین ہے جتنا کہ اسکے حکم کی نافرمانی کرنا، انہوں نے اپنے موقف کے مزید اثبات کیلئے افضل گورو کی پھانسی برقرار رکھنے سے متعلق سپریم کورٹ کے اسی فیصلے کا یہ اقتباس پیش کیا: ''کسی ملک کی تہذیب کا معیار عمومی طور سے فوجداری قانون کے نفاذ میں استعمال کئے گئے اسباب او رطریقوں سے طے کیا جاتا ہے، بلاشبہ انداز اور طریقہ کار اسی طرح اچھا ہونا چاہیے جس طرح مقصد۔ نامناسب طریقے اختیار کرکے فرد کے وقار اور انسانی آزادی کو قربان نہیں کیا جاسکتا، چاہے مقصد کتنا ہی اہم ہو۔'' مولانا مدنی نے وزیر اعظم اور سونیا گاندھی سے کہا ہے کہ ہم منتظر ہیں کہ آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ انصاف نہ صرف کیا جائے بلکہ اصاف ہوتا ہوا نظر بھی آنا چاہیے۔

نوٹ: اس شمارے میں شاملِ اشاعت مضامین ومراسلے وغیرہ سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ ادارہ

www.khanqah.in

تعلیم اور سماجی خرابیاں -3

بہر حال وہ علم تھا، اس کے بالمقابل دوسرا گروہ تھا، جس کا ذکر حق تعالیٰ اس طرح فرماتا ہے: ''و قال الذین أوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر لمن آمن و عمل صالحًا'' یہ '' الذین اوتوا العلم '' اُس علم والے تھے جو قارون کے اُس تمام ترقیات اور علم و ہنر کو حقیر سمجھ رہے تھے اور اُدھار کو نقد پر ترجیح دے رہے تھے۔ قرآن کریم نے تو ایک آیت میں مسئلہ کا دوٹوک فیصلہ کردیا ہے: '' انما یخشی الله من عباه العلماء ''۔ اس ''انما'' کے لفظ پر غور کیجئے۔ گویا جو علم قلب میں خشیت الٰہی پیدا نہ کرے، وہ علم ہی نہیں۔ ایسے اصطلاحی علم سے جہل ہزار درجے بہتر ہے۔

حدیث صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم سے پناہ مانگی ہے، جو نفع سے خالی ہو، قرآن کریم میں بھی ہے: ''و یتعلمون ما یضرهم و لا ینفعهم'' (سورۂ بقرہ: ۱۰۲) معلوم ہوا کہ علم نافع بھی ہوتا ہے اور مضر بھی۔ پس ایسے علوم جو انسان کو شیطان یا درندہ بنادیں یا اسے ترقی یافتہ بہائم کے زمرہ میں داخل کردیں۔ ان کی طرف ترغیب دلانے کے موقع پر مطلق علم کے فضائل قرآن وحدیث سے پیش کرنا، انتہائی تلبیس اور گمراہی ہے۔

مقصد یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ علوم وفنون حاصل نہ کیے جائیں، لیکن درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، اگر علم وفن کی ترقی کا ماحاصل یہی ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں تو فی الحقیقت ایسے علم سے جہل بہتر ہے، اگر علم وفن کی چکاچوند کرنے والی ترقیات مذہبی اور دینی علم وتہذیب کے ماتحت رہتیں تو دنیا کو ایسے بھیانک نتائج ہرگز نہ دیکھنے پڑتے۔ (بیداری، حیدرآباد، سندھ، جون ۲۰۰۶ء)

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ علم کی دو قسمیں ہیں: ایک علم دین اور دنیا کے اعتبار سے۔ اور دوسرا نفع اور نقصان کے اعتبار سے۔ تحصیل علم دین تو خیر الناس والاعمل یعنی انسانوں کے کاموں میں سے ایک بہترین کام ہے، البتہ علم دنیا کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے، ہاں اگر اچھی نیت ہو مثلاً کسبِ حلال کی نیت سے دینی تمام احکام کی رعایت کرتے ہوئے اسے حاصل کیا جائے تو ہوسکتا ہے کارِ ثواب ہوجائے، جب کہ کوئی حلال چیز کا کسب حلال طریقے سے ہو، اور اگر محض ''علمِ دنیا'' ہی مقصود ہو، تب تو ہلاکت اور ضرر کے علاوہ کچھ بھی نہیں، جتنی احادیث اور آیات فضیلتِ علم میں وارد ہوئی ہیں وہ سب علم دین کے بارے میں ہیں۔

حضرت تھانویؒ تو فرماتے ہیں کہ علم نام ہی علمِ نافع کا ہے، ورنہ اگر عمل نہ ہو تو علم نہیں معلومات ہے، چاہے علمِ دین ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ ایسا علم دین جس پر عمل نہیں بندہ پر حجت اور دلیل بن جاتا ہے، جو ازدیادِ عذاب کا سبب ہوگا، اسی لیے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں، کہ علم کا ثمرہ اور اس کی حقیقی علامت اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے۔

علم کی تعریف ومقصد: مگر یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ علم وہی ہے جس سے انسان کو انسانیت کا سبق ملے، اخلاق فاضلہ میں رسوخ حاصل ہو، تہذیب وشرافت پروان چڑھے، اور اس کے ساتھ وہ حق وباطل میں تمیز، مغز وپوست میں فرق، اور صلاح وفساد میں امتیاز کرنے کی صلاحیت بخشتا ہو، اور انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہو اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی کی دولت سے مالا مال کرتا ہو، اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ سائنس وٹکنالوجی (Science & Technology) کے علوم ہوں یا طب وانجینئری کے فنون ہوں، تاریخ وفلسفہ کے اسباق ہوں، یا زبان وادب کے دروس ہوں، اگر یہ تمام علوم وفنون انسان کو اس مقصد تک پہنچاتے ہیں جو ابھی مذکور ہوا، تو بلاشبہ یہ علوم وفنون ہیں اور اگر اس مقصد تک نہیں پہنچاتے تو یہ سب ایک شعبۂ جنون ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے ؎

جوہر میں ہو لاالٰہ تو کیا خوف
تعلیم ہو گو فرنگیانہ

(جواہرِ شریعت: ج ۱/ ۱۰۷)

چناں چہ جس دور میں یہ تمام علوم وفنون اہل اسلام کے ہاتھوں پروان چڑھ رہے تھے، ان علوم وفنون سے انسان کو انسانیت کا سبق، شرافت کا درس، اخلاق فاضلہ میں رسوخ، حق وباطل میں تمیز و پہچان کی صلاحیت، بھرپور طریقے پر حاصل ہوتی رہی اور انسان ہدایت کی شاہراہ پر گامزن اور صراط مستقیم پر قائم تھا، سائنس کا ہر سبق اسکے لئے وجود خداوندی اور توحید باری کا سبق تھا، ٹکنالوجی کے فنون اس کے لئے قدرتِ خداوندی پر یقین کا باعث بن جاتے تھے، تاریخ کے واقعات اور قوموں کے عروج وزوال کی داستانیں اس کے لئے عبرت وموعظت کے اسباق قرار پاتے تھے، اور وہ ان سے ہدایت حاصل کرنے پر مجبور ہوجاتا تھا: غرض یہ کہ تمام علوم وفنون اس کی رہنمائی کرتے تھے اور وہ رضائے الٰہی وقرب خداوندی کی دولت سے مالا مال ہوجاتا تھا۔ (ایضاً: ۱۸)

مگر اسپین کے زوال کے بعد جب یہ تمام علوم وفنون (جس کو ہمارے اسلاف نے ایمانی فراست اور روحانی حرارت کے ذریعہ پروان چڑھایا تھا اور ان علوم وفنون سے انسانیت کی خدمت لیتے رہے) الحاد ودہریت کے شکار لوگوں، خدا ورسول کے باغیوں، انسانیت وشرافت سے محروم لوگوں، حرص وہوس کے پجاریوں کے ظالمانہ ومجرمانہ پنجے اور قبضے میں چلے گئے، تو ان علوم وفنون کو انکے اصل مقصد ومنشاء کے خلاف استعمال کیا جانے لگا اور اپنے ذاتی مفادات کے لئے انکا کھلے طور پر استحصال کیا جانے لگا۔ اور یہ ملحد وزندیق اور اہلِ حرص وہوا لوگ اپنی مکاری وعیاری، چالاکی وچالبازی سے شعبۂ تعلیم پر چھاتے ہی چلے گئے، یہاں تک کہ ان علوم وفنون کو انہوں نے خدا اور رسولوں سے بغاوت، مذہب وایمان سے عداوت، انسانیت وتہذیب سے تلعب و استہزاء اور اخلاقی اقدار کی تحقیر وتوہین کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا۔ اور آج کے دور میں علم وتعلیم نام ہی اس بات کا ہے کہ مذہب وایمان کو فضول اور بے کار چیز سمجھا جائے، اخلاقی اقدار جیسے شرم وحیاء تواضع وانکساری، احسان وسلوک وغیرہ کو عجز وکمزوری پر محمول کیا جائے اور انسانی اقدار کو دقیانوسی ٹھہرا جائے اور اس کے برعکس ہر بے حیائی اور بے شرمی کو تعلیم کا لازمہ اور ہر بے ایمانی اور بداعتقادی کو عقل وشعور کا نتیجہ اور ہر بداخلاقی وبدتہذیبی کو روشن خیالی کا اثر قرار دیا جائے۔ (ایضاً: ۱۹)

اب آیئے! علم کے بارے میں مغربی نظریات پر ایک اُچکتی ہوئی نظر دوڑائیں۔

الحمدللہ! اللہ نے ہمیں مشرق میں پیدا کیا کیوں کہ اسم کا اثر مسمّٰی میں پایا جاتا ہے: مشرق کے معنیٰ ''روشن''۔ اور الحمدللہ! مشرق کی تاریخ ہمیشہ روشن رہی ہے، پہلے نبی بھی اور اولوالعزم انبیاء بھی اسی حصے میں مبعوث کئے گئے، بلکہ تمام انبیاء اسی خطے میں مبعوث ہوئے۔ مغرب میں انسان آباد ہی مدتوں بعد ہوا، وہ انسان کی آبادی کے اعتبار سے بھی مؤخر اور اس کے // بقیہ صفحہ 7 پر ......

علم نحو سیکھئے - 5

مولانا محمد طاہر قاسمی۔ اُستاذ سواء السبیل

سوال: ضمیر کو فعل کی علامت ہونے میں مرفوع بارز متصل کی قید کیوں لگائی جاتی ہے؟
جواب: اسلئے کہ ضمیر بارز مرفوع متصل کے علاوہ ضمیریں اسم میں بھی لاحق ہوتی ہیں، جیسے اِنَّنِیْ، غُلَامِیْ میں ی پہلی مثال میں حرف مشبہ اِنَّ کے ساتھ متصل ہے، اور دوسری مثال میں ی اسم غلام کے ساتھ متصل ہے۔ (بدر منیر شرح نحو میر)
سوال: تائے تانیث ساکنہ فعل کی علامت کیوں؟
جواب: تائے تانیث ساکنہ (تْ) فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے اور فاعل صرف فعل کیلئے ہوتا ہے، اس وجہ سے فعل کی علامت ہے، جیسے ضَرَبَتْ میں تْ اس ایک عورت نے مارا۔ (درایہ)
سوال: تائے تانیث ساکنہ فعل کے بجائے اسم کی اور تائے تانیث متحرکہ اسم کی بجائے فعل کی علامت کیوں نہیں؟
جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم خفیف ہے اور فعل ثقیل ہے اور خفیف، ثقیل کا اور ثقیل خفیف کا تقاضہ کرتا ہے اور متحرک (زبر، زیر، پیش والا حرف) ثقیل ہے اور ساکن بغیر حرکت والا خفیف ہے، پس تائے تانیث کو اسم کے ساتھ اور ساکنہ کو فعل کے ساتھ خاص کردیا گیا تاکہ برابری پیدا ہوجائے۔ (حاشیہ ہدایۃ النحو)
سوال: نون تاکید، اَمر اور نہی فعل کی علامتیں کیوں؟
جواب: نونِ تاکید طلب کی تاکید کیلئے آتا ہے اسی طرح اَمر اور نہی طلب کیلئے آتے ہیں اور طلب صرف فعل میں ہوتی ہے اس وجہ سے نون تاکید اَمر نہی فعل کی علامتیں ہیں۔ (روایۃ النحو)
سوال: نونِ تاکید کسے کہتے ہیں؟
جواب: نونِ تاکید وہ نون ہے جو فعل مضارع کے آخر میں معنی میں تاکید (قوت) پیدا کرنے کیلئے لگایا جاتا ہے، جیسے لَیَضْرِبَنَّ میں نون تاکید کا ہے، (ترجمہ ضرور بالضرور مارے گا وہ ایک مرد)۔ (مبادی میزان الصرف)
سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کسے کہتے ہیں؟
جواب: نونِ ثقیلہ نونِ مشدد کو کہتے ہیں، جیسے اِفْعَلَنَّ میں نونِ ثقیلہ ہے اور نونِ خفیفہ نونِ ساکن کو کہتے ہیں، جیسے اِفْعَلَنْ میں نون خفیفہ ہے۔ (میزان الصرف)
سوال: مُسْنَد ہونا فعل کی علامت کیوں؟
جواب: مسند ہونا فعل کی علامت اس وجہ سے ہے کہ فعل حدث اور عرض ہے اور احداث اور اعراض فعل ہوتے ہیں۔ (روایہ)
سوال: فعل کی علامت مُسند ہونا ہے، اور اسم بھی مسند ہوتا ہے حالانکہ علامت یا خاصّہ اس کو کہتے ہیں کہ ایک چیز میں پایا جائے تو دوسرے چیز میں نہ پایا جائے؟
جواب: فعل کی علامت میں مُسْنَد سے مراد وہ مسند ہے جو مسند الیہ نہ بن سکتا ہو، اور اسم کی علامت میں مُسند سے مراد وہ مسند ہے جو مسند الیہ بھی بن سکتا ہو۔ (تکمیل)
سوال: تَصْریف (بدلنا) کا ہونا فعل کی علامت کیوں؟
جواب: تصریف کسی چیز کا ماضی اور مضارع، اَمر، نہی کی طرف زمانہ کے اعتبار سے ہوتا ہے اور زمانہ صرف فعل میں ہوتا ہے، اس وجہ سے تصریف کا ہونا فعل کی علامت ہے۔
سوال: فعل مسند الیہ کیوں نہیں ہوسکتا ہے؟
جواب: فعل مسند الیہ اس وجہ سے نہیں ہوسکتا ہے کہ مسند الیہ کیلئے ضروری ہے کہ تحقیقًا یا تاویلًا ذات پر دلالت کرے اور فعل عرض ہونے کی وجہ سے ذات پر دلالت نہیں کرتا ہے۔ (بدر منیر شرح نحو میر)
سوال: فعل موصوف کیوں نہیں ہوتا ہے؟
جواب: موصوف ذات ہوتی ہے، اور فعل حدث ہوتا ہے، ذات اور حدث میں تضاد ہے، اس وجہ سے فعل موصوف نہیں ہوتا ہے۔ (بدر منیر)

www.khanqah.in

بقیہ: تعلیم اور سماجی.........

افکار ونظریات بھی ظلمت کے شکار، ان کے اخلاق و اطوار بھی نہایت پست اور ان کی معیشت و معاشرت برائیوں سے تعبیر۔تو آیئے! مغربی نظریۂ تعلیم کے بارے میں ان کے نظریات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

مغربی نظریۂ علم کی اساس اور بنیاد ''عقل انسانی، مشاہدہ، تجربہ'' ہے؛ وحی سے کٹ کر محض ''عقل، تجربہ اور مشاہدہ'' پر پوری صلاحیتیں مرکوز کی جائے۔(مستفاد از اسلام اور تہذیب مغرب کی کشمکش: ۵۲) اسی مغربی نظریۂ علم کی وجہ سے مغرب نے دنیا کے لیے ملحد دیئے، اس کا اندازہ ذیل میں دیئے جارہے ہیں: ان کے نظریات اور اقوال ہوسکتا ہے۔

سورج کی مرکزیت کا نظریہ: کوپرنیکس (Copemicus-1473-1543) کا نظریہ: اس نے کائنات کا مرکز سورج کو ثابت کیا جس سے انسان کی اشرفیت بھی ختم ہوگئی کیوں کہ قرآن نے اصل مخلوق انسان کو قرار دیا۔ ''خلق لکم ما فی السموات وما فی الأرض''۔

خالص مادہ پسندانہ نظریہ: دیکارٹ (Descartes -1597-1650) کا نظریہ: دیکارٹ نے روح کو مادی جز سے اور ذہن کو جسمانی جز سے جدا کردیا، جس کے نتیجہ میں روح پر محنت کو ترک کرکے، انسان مادہ اور مادیت کے پیچھے لگ گیا اور اسی طرح گمراہیوں کا دروازہ کھول دیا گیا، اسی لئے دیکارٹ کو الحاد جدید کا محرک کہا جاتا ہے؛ اس نے وحی کا انکار کردیا اور کہا: ''علم'' حواس اور عقل ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

نظریۂ انکار خالق: اسحٰق نیوٹن (Isac newton-1642-1727) نے خالق کا انکار کیا اور دعوی کیا کہ کائنات اور تمام اشیاء خود بہ خود وجود میں آگئی اور طبعی قوانین کے روشنی پر دنیا جاری وساری ہے۔

مادے کے غیر فانی ہونے کا نظریہ: لوائے زر (Lavoisier -1743-94) نے مادے کو غیر فانی قرار دیا یعنی یہ دنیا غیر فانی قرار دیا یعنی یہ دنیا غیر فانی ہے کبھی فنا نہ ہوگی، جس کو اب خود سائنس نے غلط ثابت کردیا ہے۔

مادے کے وجود حقیقی کا نظریہ: ٹائٹ (P.G.Tait-1876) نے کہا کہ حقیقی وجود مادے کا ہے انسان مادے کو نہ فنا کرسکتا ہے اور نہ پیدا کرسکتا ہے۔

نظریۂ ارتقاء: آخر کار چارلس ڈارون (Dorwin-1809-82) نے کہا کہ طبعی قوانین کے زیرِ اثر دنیا میں حیات نمودار ہوئی اور حیات سے جرثومہ اور جرثومہ سے خلیہ اور خلیہ سے حیوان اور حیوان سے ترقی کرتے کرتے انسان وجود میں آگیا مگر بیسوی صدی میں خود سائنس نے اس کی تردید کردی اور ثابت کیا کہ ہر مخلوق الگ الگ ہے، ڈارون نے یہ بھی دعوی کیا عقلِ انسانی غذا تلاش کرنے کا ایک آلہ ہے۔

نظریۂ جنسیت: فرائڈ (Frend-1856-1939) نے ذہن انسانی غیر مادی نہیں اور انسان کے اعمال کا محرک اول جذبہ کشش جنسی ہے اس کے افکار نے آزاد شہوت رانی کی راہ ہموار کی اور ازدواجی تعلقات کی اہمیت ختم ہوگئی۔

نظریۂ انکار مذہب: ڈرکھائم (Durkheim 1912-) نے دعوی کیا کہ مذہب کا آغاز طوطمیت کے خرافات سے ہوا، خوف، خرافات، شرک وبت پرستی کے مختلف مراحل سے گذر کر توحیدی مذاہب وجود میں آئے اس طرح مذہب کی بندش سے انسان کو آزاد کردیا گیا۔ (جاری)

حکومت نے اَمن کو زَک پہنچایا۔سکھ کارڈی نیشن کمیٹی

سرینگر// آل پارٹیز سکھ کارڈی نیشن کمیٹی نے افضل گورو کی پھانسی پر ردّ عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جموں وکشمیر میں امن کی صورتحال پیدا ہوگئی تھی لیکن حکومت نے افضل گورو کو اچانک پھانسی دے کر امن کو پٹری سے اُتار دیا، ایک بیان میں کمیٹی کے چیئر مین جگموہن سنگھ رانا نے صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لیڈران کے تحفظات کے باوجود حکومت نے گورو کو پھانسی پر لٹکادیا، یہ دیکھے بغیر کہ اسکے کیا نتائج نکل سکتے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ اور سابق وزیر اعلیٰ سمیت متعدد لیڈران نے مرکزی سرکار کو افضل گورو کو پھانسی دینے پر متنبہ کیا تھا۔

کشمیری عوام کے ''اجتماعی ضمیر'' کو تسلیم کرکے

گورو کے باقیات واپس کیئے جائیں۔پنڈت میتی

سرینگر// کشمیری پنڈت سنگھرش سمیتی نے مطالبہ کیا ہے کہ افضل گورو کے جسد خاکی کو ان کے لواحقین کے سپرد کرنے کا مطالبہ کیا ہے، اپنے ایک بیان میں سمیٹی کے صدر سنجے تکو نے کیا ہے، حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ گورو کے باقیات اسکے قانونی ورثاء کے حوالے کیا جائے کیونکہ یہ اُنکا آئینی حق ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کو کشمیری عوام کے ''اجتماعی ضمیر'' کا احترام کرکے اہل خانہ کے جائز مطالبے کو تسلیم کرنا چاہیے۔

لائسنس کے بغیر اَدویات کی فروخت

ضابطے کے تحت کاروائی ہوگی۔وزیر مملکت برائے صحت

جموں// وزیر مملکت برائے صحت شبیر احمد خان نے ڈرگ اینڈ فوڈ کنٹرول آرگنائزیشن سے کہا ہے کہ وہ ریاست میں بغیر لائسنس کے ادویات بیچنے والے دُکانداروں کے خلاف ضابطے کے تحت سخت کاروائی عمل میں لائیں، یہ ہدایات انہوں نے ڈرگ اینڈ فوڈ کنٹرول آرگنائزیشن کے افسروں کو دیں، انہوں نے فیلڈ اہلکاروں سے کہا کہ وہ دیہی علاقوں میں ادویات بیچنے والے دُکانداروں پر کڑی نگاہ رکھیں اور قصورواروں کے خلاف سخت کاروائی عمل میں لائیں۔وزیر موصوف نے بازاروں سے اجناس خوردنی کے نمونے حاصل کرکے اُنہیں تجزیہ کیلئے لیبارٹریوں میں بھیجنے کی ہدایات دیں تا کہ غذائی اجناس میں ملاوٹ کی بدعت کا خاتمہ ہوسکے۔انہوں نے ملاوٹ کرنے والے دکانداروں وتاجروں کے خلاف ضابطے کے تحت کاروائی کرنے کی ہدایات دیں۔ وزیر صحت نے آرگنائزیشن کے اہلکاروں کی جائز مانگیں پوری کرنے کا یقین دلایا ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے ملازموں کی اٹیچ مینٹ سے متعلقین کو اجتناب کرنے کی ہدایات دیں۔ کمشنر سیکریٹری صحت وطبی تعلیم، کنٹرولر ڈرگ اینڈ فوڈ کنٹرول آرگنائزیشن کے علاوہ دیگر افسران بھی میٹنگ میں موجود تھے۔

وُسعتِ رزق کیلئے شکرِ نعمت ضروری

موجودہ دَور میں انسان کو حن گونا گوں پریشانیوں نے گھیر رکھا ہے ان میں ایک پریشانی تنگی رزق کی بھی ہے اکثر حضرات یہ شکایت کرتے پھرتے ہیں کہ آمدن کم ہے خرچ زیادہ ہے گزارہ مشکل سے ہورہا ہے، یہ مسئلہ بعض اوقات اتنی گھمبیر صورت اختیار کرلیتا ہے کہ آدمی اس سے تنگ آکر خودکشی کرلیتا ہے۔(معاذ اللہ) اَب اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے کوئی تو تعویذ اور وظیفوں کے چکر میں لگا رہتا ہے، کوئی غیر اللہ سے حاجتیں مانگ مانگ کر کفر وشرک میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

اگر قرآن وحدیث میں بتائے ہوئے نسخوں کو استعمال کیا جائے تو اس پریشانی سے نجات مل سکتی ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ یقین رکھے کہ ہر ذی روح کو روزی پہنچانا یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وما من دابۃ......'' یعنی زمین پر چلنے والا ہر جاندار جسے رزق کی ضرورت لاحق ہو اس کو روزی پہنچانے کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اپنے ذمہ کرلیا ہے، جس قدر روزی جس کیلئے مقدر ہے یقیناً پہنچ کر ہی رہے گی، جو وسائل واسباب بندہ اختیار کرتا ہے، وہ روزی پہنچنے کے دروازے ہیں اصل روزی رساں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔(تفسیر عثمانی)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور حصول معاشی کی سعی وجدوجہد میں نیک روی اور اعتدال اختیار کرو (تا کہ تمہارا رزق تم تک جائز اور حلال ذرائع سے پہنچے) نیز کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق پہنچنے میں تاخیر نہیں اس بات پر اکسادے کہ تم گناہوں کے ارتکاب کے ذریعہ رزق حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگو، حقیقت یہ ہے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے اس کو اس کی طاعت وخوشنودی ہی کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اور قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ میں نے انسان اور جنات کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں میں ان سے رزق کا بالکل طالب نہیں ہوں اور نہ یہ قطعاً چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں، حقیقت یہ ہے کہ رازق تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے (اور) وہ بڑی زبردست قوت کا مالک ہے۔(ذاریات)

اللہ تعالیٰ پر یقین کے ساتھ دوسرا کام یہ کرنا ہے کہ خرچ کو آمدن کے تابع رکھیں یعنی خرچ کو آمدن سے نہ بڑھائیں اور خرچ میں میانہ روی اختیار کریں فضول خرچی سے اجتناب کریں، صرف مواقع ضرورت میں خرچ کریں، جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''خرچ میں میانہ روی سے کام لینا گویا کہ آمدنی کا آدھا حصہ حاصل کرتا ہے جب خرچ کم ہوگا تو آمدن کم ہونے کی وجہ سے زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔اس کے ساتھ تیسرا نسخہ یہ استعمال کیا جائے کہ جو نعمتیں ملی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے، کیونکہ شکر گزاری سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ''اگر تم شکر گزاری کروگے تو میں ضرور زیادہ دوں گا تمہیں اور اگر تم ناشکری کروگے تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔''(ابراہیم: ۷)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اگر احسان مان کر زبان ودِل سے میری نعمتوں کا شکر ادا کروگے تو اور زیادہ نعمتیں ملیں گی جسمانی، روحانی اور دُنیوی واخروی ہر قسم کی اور ناشکری کی صورت میں خطرہ ہے، کہ موجودہ نعمتیں بھی سلب نہ کرلی جائیں، ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک سائل آیا آپؐ نے ایک کھجور عنایت فرمائی اس نے نہیں لی پھینک دی پھر دوسرا سائل آے اس کو بھی ایک کھجور دی وہ بولا: سبحان اللہ!......یہ جناب نبی کریمؐ کا تبرک ہے، اس پر خوشی کا اظہار کیا تو آپ نے جاریہ کو حکم دیا کہ ام سلمہؓ کے پاس جو چالیس درہم رکھے ہیں وہ اس شکر گزار سائل کو دلادو۔ تو معلوم ہوا کہ شکر گزاری سے اور فوائد کے علاوہ رزق میں وسعت بھی حاصل ہوتی ہے۔

www.khanqah.in

Vol. 14 No: 07 22 February 2013 Friday

Printer,Publisher: Nizam-ud-din Qurashi
Associate Editor: Hafiz Mushtaq Ahmad Thakur
Postal Adress: Post Box No. 1390 G.P.O Srinagar
Sub Office: Khandipora Katrasoo Kulgam Kashmir-192232
Phone No: 01931-212198
Mobile: 09906546004
Branch Office: Srinagar Ph: 2481821

Widely Circulated Weekly News Paper
MUBALLIG
Kashmir

Decl. No: DMS/PUB/627-31/99
R.N.I. No: JKURD/2000/4470
Postal Regd. No: SK/123/2012-2014
Posting Date: 23-02-2013
Printed at: Khidmat Offset Press Srinager
e-mail: muballigmushtaq@gmail.com
muballig_mushtaq@yahoo.com.in

فتنوں کے دور میں ایمان کیسا بچایا جائے؟

مولانا حذیفہ وستانوی۔ اکل کوا مہاراشٹر

اللہ رب العزت نے ہمیں انسان کی صورت میں وجود بخشا، یہ اللہ کا انتہائی عظیم انعام ہے، اللہ کی مخلوق میں انس وجن ہی مستحق جزاء وسزاء ہیں، اس لیے کہ اللہ نے انسان کو قوتِ ارادہ عطا کیا، پھر عقل دی جس سے وہ خبیث وطیب میں تمیز کر سکے، اپنے نفع ونقصان کو سمجھ سکے، اور اسے ہدایت وضلالت کے درمیان امتحان کے لیے چھوڑ دیا، اس کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کیا، جنہوں نے وحی کی روشنی میں ہدایت کی راہیں بتائیں، انبیاء کے سلسلے کو احمدِ مصطفٰی محمدِ مجتبٰی حبیبِ کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی جامع وحی نازل کی، جس میں انسان کو اللہ سے مربوط رکھنے کے لیے عقائد کی تعلیم، اللہ کی مرضیات کے مطابق قول وفعل کے لیے احکامِ فقہیہ کی تعلیم، اخلاق کی درستگی کی لیے تزکیۂ نفس کی تعلیم، حقوق العباد وحقوق الحیوان کے لیے معاشرت کی تعلیم، اور کسبِ حلال کے لیے معیشت کی تعلیم کو مکمل جامعیت ومانعیت کے ساتھ اور ساتھ ساتھ "اشراط الساعة" کے عنوان سے قیامت تک امت کو پیش آنے والے فتنوں اور اخبار سے مطلع کیا گیا، غرضیکہ ان تمام امور کی تعلیم دی گئی جو انسان کی دنیوی ضرورت کو بہ حسن وخوبی پورا کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کی کامیابی کی مکمل ضامن ہو، جب تک امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتی رہی دنیوی کامیابیاں اس کی قدم بوسی کرتی رہی، مگر جہاں امت نے تعلیماتِ نبویہ سے انحراف کیا اور اپنی خواہشات کے مطابق قرآن وحدیث کی باطل تاویلات کرنی شروع کردی تو اللہ نے اس کو ہر طرح کی دنیوی پریشانی میں مبتلا کردیا۔ قرآن نے پہلے ہی کہہ دیا تھا﴿انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین﴾"تم ہی سر بلند رہو گے اگر صفتِ ایمان کے ساتھ متصف رہو گے۔"

ایک سنگین مسئلہ: مسلمانوں کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ مقصدِ حیات کیا ہے؟ اور آج کا انسان مقصدِ حیات کو پس پشت ڈالکر کہاں جارہا ہے؟!!

لوگوں کا عجیب حال ہے، ایسے زندگی گزار رہے ہیں جیسے مرنا ہی نہیں ہے!!! اور زندگی کا حساب ہی نہیں دینا ہے!!! حالانکہ یہ دونوں چیز امر مسلّم ہے، نہ موت سے کوئی بچ سکتا ہے اور نہ حساب وکتاب اور میزان سے اور نہ جزاوسزا سے۔ مغرب نے مادّیت یعنی دنیا پرستی کو لوگوں کے ذہن ودماغ پر ایسا مستولی کردیا ہے کہ دینی علم اور فکر آخرت میں رسوخ کے بغیر دنیاداری سے بچنا انتہائی دشوار ہے۔ اہل مغرب یہود ونصارٰی نے حب دنیا کو ذہن دماغ پر مسلط کرنے اور آخرت سے غافل کرنے کے لیے بڑی زبردست پلاننگ کی اور دنیوی تعلیم میں لوگوں کو ایسا مشغول کیا کہ دینی تعلیم کے لیے فرصت ہی نہیں بچی اور جو فرصت کی گھڑیاں تھی اس میں انسان کو ذرائع ابلاغ کے جال میں پھنسادیا کہ ٹیلی ویژن پر اخبار بینی، اسپورٹ، سیریل، فلم، ناچ، گانے، مختلف کلچر پروگرام وغیرہ میں ایسا مشغول کیا کہ دین کے لیے اس کے پاس وقت ہی نہیں بچا، نہ دین سیکھنے کا وقت ہے اور نہ دین پر عمل کرنے کی فرصت۔

دنیوی تعلیمی نصاب میں بلاضرورت وحاجت افکار واعتقادات سے تعرض اور مادی افکار کی زہرافشانی:

دنیوی تعلیمی نصاب میں اگر فن اور ہنر پر اکتفا کیا جاتا تو کوئی بات تھی، مگر دنیوی تعلیمی نصاب میں مادّی افکار کا زہر اور اس کے ایمان سوز اثرات، افکار، اعتقادات اور تہذیب وثقافت کو بھی شامل کیا...... گہری سازش اور منصوبہ سے اس کی بھی مادی تفسیر کی...... قصداً وعمداً تعلیمی نصاب میں مادّی افکار کو فروغ دیا...... دین ومذہب کو انسان کی زندگی سے دریابرد کردیا اور خواہ مخواہ یہ ثابت کیا کہ "مذہب" انسان کا ذاتی ونجی مسئلہ ہے (جب کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا) اجتماعی زندگی میں اس کی کوئی ضرورت نہیں اس فکر وتھنکنگ کو فروغ دینے کے لیے "سیکولرزم" (Secularism) کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔

اسی پر بس نہیں کیا، بلکہ انسان کو نجی زندگی میں مذہب سے دور رکھنے کے لیے "ہیومنزم" (Humanism) کو فروغ دیا۔ انسان کو یہ تعلیم دی کہ وہ مختارِ کل ......اور العیاذ باللہ اسے اپنی زندگی گزارنے میں کسی خدائی پابندی کا لحاظ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے "میٹریلزم" (Materialism) کو فروغ دیا، اس کے ذریعہ انسان کو یہ بتلانے کی نامسعود کوشش کی کہ جو کچھ ہے بس یہی دنیا ہے، لہٰذا دنیا کی کامیابی کی کوشش ہی میں مشغول ہونا ہے۔ العیاذ باللہ آخرت کی زندگی کس نے دیکھی؟ اور پتہ نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا بھی ہے یا نہیں؟ لہٰذا جو کچھ کرنا ہو سب دنیا ہی کے لیے کرو، اپنی ہر چیز کو دنیا کی کامیابی کے لیے قربان کردو، اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت، اپنی اولاد سب کو دنیاداری میں مشغول کردو۔

اللھم احفظنا من الفتن

یہود ونصارٰی کی شیطنت نے اپنے شیطانی اجنڈے کو مزید استحکام دینے اور عوام تو عوام خواص کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے اور وحی الٰہی کی حیثیتِ حاکمہ کو ختم کرنے لے لیے "امپریزم" (Empiricism) کو فروغ دیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جو کچھ حقیقت اور حقائق کا ادراک ہوتا ہے، محض مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا عقل، حس، تجربہ اور مشاہدہ ہی اشیاء کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لیے کافی ہے۔ العیاذ باللہ! اس کے لیے کسی "نبی" اور "رسول" کی تصدیق کرنے اور ان کی بات پر اعتماد کرنے کی چنداں ضرورت نہیں، اور اسی خطرناک حربہ سے ان شیطان نما انسانوں نے عورت کو آزادی دلائی، جو آزادی نہیں بربادی کا باعث ہوئی۔ آج دنیا کے حالات اس پر گواہ ہیں اور جب عورت گھر سے بے پردہ ہو کر باہر آئی تو اس کے کیا کیا نتائج سامنے آئے؟ جنسی اباحیت، عریانی، فحاشی، زنا کاری، کو عام رواج حاصل ہوگیا۔ دنیا میں زنا کاری کے لیے لائسنس جاری ہونے لگے، مرد اور عورت کی رضامندی کو زنا کی فہرست سے خارج کردیا، جس کے سبب یورپ میں خاندانی نظام جو تباہ ہوا، وہ دنیا والوں کے سامنے ہے۔ گویا "من حفر بأراً لاخیه وقع فیه" کا یورپ صحیح مصداق ٹھہرا، جو اپنے بھائی کے لیے کنواں کھودتا ہے خود ہی اس میں گرتا ہے۔ اور "لبریزم" (Labralism) کے ذریعہ مذکورہ نظریہ کو مزید تقویت دی گئی۔ اب بھی اگر انسان اہل مغرب کے اس منصوبہ کو سمجھ کر رد کرنے پر آمادہ ہوجائے تو اس کے لیے خیر ہے ورنہ ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آنے والا۔ "خسر الدنیا والآخرة" سے دوچار ہونا لازم ہے۔ (اللھم اھدنا واھدبنا واھد الناس جمیعاً)

یہود ونصارٰی پر انسان کو گمراہ کرنے اور اپنا تسلط قائم کرکے اسے برقرار رکھنے کا ایسا خبط سوار ہوا کہ اس نے معاشرے کے معصوم بچوں کو بھی نہیں بخشا اور نصابی کتابوں میں مقصدِ حیات یعنی اللہ کی عبادت اور اس کی رضا کے حصول کے لیے حتی المقدور کوشش سے غافل کرنے کے لیے "فرائیڈزم" (Fraidism) اور جنسیت کو شامل کیا اور العیاذ باللہ انسان کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ دنیا میں محض جنسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے آیا ہے، لہٰذا اسی پر اپنی توجہ مبذول کرے اور اس طرح انسان کو اشرف المخلوقات کے درجہ سے اتار کر دیگر حیوانوں کی صف میں لا کھڑا کردیا۔

اخیر میں انسان کو خدا سے کاٹنے کے لیے "ڈاروزم" (Darivinism) کا کیل ٹھونس دیا اور یہ جتلانے کی کوشش کی کہ انسان ایک ترقی یافتہ جانور ہے اور یہ دنیا "بقاء اصلح" کے اصول کے تحت وجود میں آئی اور چل رہی ہے۔ العیاذ باللہ! نہ اسے کوئی پیدا کرنے والا ہے اور نہ اسے کوئی چلا رہا ہے اور نہ یہ ختم ہوگی۔ (باقی آئندہ شمارے میں)

رابطہ مدارس اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کے تحت صوبہ کشمیر

کے اکثر وبیشتر مدارس میں ششماہی امتحانات اختتام پذیر

سرینگر// رابطہ مدارسِ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کے زیراہتمام وادی کشمیر کے اکثر وبیشتر مدارس میں ششماہی امتحان اختتام پذیر ہورہا ہے، رابطہ مدارس اسلامیہ صوبہ کشمیر کے ذمہ دار حضرت مفتی محمد یعقوب صاحب مدظلہ العالی نے ربیع الاوّل کے پہلے ہی ہفتہ میں بذریعہ اخبار تمام مدارس کو مطلع کیا تھا اور یہ حکم فرمایا کہ رابطہ کے تحت تمام مدارس ششماہی امتحانات اپنے اپنے مدرسہ ہی لئے جائیں۔ امتحانات میں اَساتذہ کو خوش دلی اور دیانت داری سے کام لینا ضروری ہے، تاکہ طلباء کی محنت رائیگاں نہ ہوجائے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر رابطہ کے تحت تمام مدارس نے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اپنے مدرسوں میں امتحانات کئے اور جبکہ اکثر وبیشتر مدارس سے یہ اطلاع ملی کہ الحمدللہ طلباء پر اچھی خاصی محنت ہورہی ہے جو کل امت مسلمہ کے سامنے انشاءاللہ ظاہر ہوجائے گی۔ اس سلسلے میں ان ہی مدارس میں ایک مدرسہ دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ جہاں پر طلباء کو ششماہی امتحان ۱۶ رفروری سے شروع کیا گیا تھا اور ۱۹ رفروری کو اختتام پہنچا۔ جبکہ اس دوران ہردِن دو میٹنگیں ہوئی تاکہ طلباء کے اوقات کی قدر کی جائے۔ نیز دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ کے ناظم صاحب سے یہ بھی حکم جاری ہوا کہ ششماہی امتحان پر کوئی چھٹی نہیں ہوگی، کیونکہ طلباء کی عادت بن گئی ہے کہ ہر امتحان پر اُن کی چھٹی میں دس پندرہ دِن ضائع کرتے ہیں جو کہ ایک بُری عیب ہے، اس عیب کو دُور کرنے کیلئے آج کوئی چھٹی نہیں ہوگی۔ اَب محنت ولگن کے ساتھ پڑھائی جاری رہے گی۔ تاکہ وقت ضائع کئے بغیر ملت اسلامیہ کا قیمتی سرمایہ رائیگاں نہ ہو اور طلباء بھی اپنے مستقبل میں کامیاب وکامران ہوجائیں گے۔